

تلاش میں تھی اور آپ ﷺ وہاں سے جارہے تھے آپ ﷺ نے کہا کہ بوڑھی اماں کس کا انتظار ہے تو بوڑھی اماں نے کہا کہ مزدور کا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ لاؤ میں گٹھا اٹھا لوں پھر آپ ﷺ نے گٹھا اٹھالیا۔ پھر راستے میں بوڑھی اماں نے کہا کہ تو شریف لڑکا ہے اسلئے میں کہتی ہوں کہ مکہ میں محمد نامی ایک شخص ہے نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اسکی باتوں میں مت آنا پھر راستے میں دورا سے آئے آپ ﷺ نے کہا یہ قریب کا راستہ ہے تو بوڑھی اماں نے کہا وہاں سے محمد کا گھر آتا ہے۔ دوسرے راستے سے چلتے ہیں۔ جب بوڑھی اماں کا گھر آیا تو آپ ﷺ نے گٹھا اتارا پھر بوڑھی اماں نے کچھ درہم دئے تو آپ ﷺ نے واپس کر دئے۔ پھر بوڑھی اماں نے کہا۔ بیٹا تمھارا نام پوچھنا بھول گئی۔ پھر کہا بتاؤ کیا نام ہے؟ تو آپ ﷺ نے کہا وہی میرا نام ہے جبکہ آپ راستے میں تذکرہ کر رہے تھے تو بوڑھی اماں نے کہا تمھارا ہی نام محمد ہے تو واقعی تم ہی نبوت کے لائق ہو۔ فوراً کلمہ پڑھ لیا۔ اسی طرح ایک دوسرا واقعہ ہے کہ روزانہ اللہ کے نبی ﷺ ایک گلی سے گزرتے۔ ایک بوڑھی اماں آپ ﷺ کے اوپر کچرا ڈالتی۔ ایک دن کچرا نہیں ڈالا تو آپ ﷺ نے کہا۔ آج کچرا نہیں ڈالا تو اسکے گھر پر جا کر دیکھا تو بیمار پڑی سوئی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے اس کے پاس جا کر کہا تو بوڑھی اماں نے کہا کون ہو؟ تو آپ ﷺ نے کہا۔ میں وہی ہوں جس پر روزانہ کچرا ڈالتی تھیں۔ تو بوڑھی اماں نے روتے ہوئے کلمہ پڑھ لیا۔

**اکرام مسلم کی فضیلت :** یہ ہے کہ شخص کسی مسلمان کے لئے جنت بھرت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دس سال کے اعتکاف کا ثواب یا اس سے زیادہ عطا فرماتا ہے اور ایک دن کے اعتکاف کا ثواب یہ ہے کہ اس کے اور جہنم کے درمیان میں تین خندقیں آڑ فرما دیتے ہیں اور ایک خندق کا فاصلہ زمین و آسمان کے فاصلے کے برابر ہے جب ایک دن کے اعتکاف کا ثواب یہ ہے تو دس برس کے اعتکاف کا ثواب کتنا ہوا؟ اور ایک حدیث میں ہے کہ مسلمان کے مال اور جان کی حفاظت کے لئے ایک رات جاگنا، ایک ہزار دن روزہ اور ایک ہزار رات عبادت کے برابر ہے۔

**حاصل کرنے کے تین طریقے :** امت میں چل پھر کر اکرام مسلم کی حقیقت کی خوب دعوت (۲) اللہ سے رورور کر اکرام کی حقیقت کو مانگیں۔ (۳) عملی مشق چار طرح سے ہوتی ہے۔ (۱) مالی حقوق ادا کرے یعنی جسکا مال دیا ہوا اسکو واپس کر دے جیسے وارث میں بھائی بہن کا مال دیا ہوا تو اسکو گن گن کر دیدے۔ ورنہ کل قیامت کے دن ایک پیسے کے بدلہ میں سات سو متبول نمازیں دینی پڑیں گی۔ (۲) جسمانی حقوق ادا کرے یعنی کسی کو زبان سے یا ہاتھ سے تکلیف دی ہو تو اسے معاف کر والیں۔ جیسے حضرت ابو بکرؓ کا ایک مرتبہ زبان کا استعمال غلط ہو گیا تو ربیعہ اسلمی سے نوراً معافی مانگی اسی طرح حضرت عمرؓ کا ایک مرتبہ ہاتھ کا استعمال غلط ہو گیا کہ ایک آدمی کو درہ مار دیا تو نوراً معافی مانگی۔ (۳) ہر ایمان والے کی اس کے مرتبہ کی مطابق عزت کرے۔ جیسے عالم ہو تو عالم کے مرتبہ کا خیال رکھے۔ استاد ہو تو استاد کے مطابق عزت کرے۔ چاہے استاد کیسے بھی ہوں۔ جیسے امام ابو حنیفہؒ نے ایک بھنگی سے ایک مرتبہ ایک مسئلہ پوچھا تھا کہ کتاب بالغ ہوتا ہے؟ تو اس بھنگی نے کہا تھا کہ کتاب جب اپنی ٹانگ اونچی کر کے پیشاب کرنے لگتا ہے تو سمجھ لیجئے کہ وہ بالغ ہو گیا۔ تو صرف اس بات کی وجہ سے امام ابو حنیفہؒ اس بھنگی کی عزت کرتے تھے اور کہیں سے وہ آتا ہوا دکھائی دیتا تو اسکی عزت میں کھڑے ہو جاتے اور کہتے کہ میرے استاد ہیں۔ (۴) ہر ایمان والے کی اس کے ایمان کی حیثیت سے اسکی عزت کرنا۔ کسی ایمان والے کو حقیر نہ سمجھنا۔ اسلئے کہ حقیر سمجھنے سے ایمان کی دولت سے آدمی محروم ہو جاتا ہے۔ جیسے حیاۃ الصحابہ میں لکھا ہے کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے والے دنیا سے مرد ہو کر گئے تھے (یعنی بغیر ایمان کے گئے)

(۵) **اخلاص نیت کا مقصد :** اخلاص نیت کی محنت کا مقصد یہ ہے کہ جو بھی کام کریں تو اللہ کی رضا کے واسطے کریں۔ کسی اور کو دکھانے کے لئے نہ کریں۔ اسلئے کہ اگر بڑے سے بڑا عمل کیا لیکن کسی کو دکھلانے کے لئے کیا تو یہی بڑا عمل جہنم میں جانے کا ذریعہ بنے گا۔ حدیث میں واقعہ آتا ہے کہ قیامت میں بنی ہاشم اور عالم کو بلایا جائے گا اور ان تمام کو اس کے متعلق پوچھا جائے گا اور پھر کہا جائے گا یہ سب دنیا کے لئے کیا تھا۔ لہذا اتنے بڑے عمل ہونے کے باوجود، ریا کی وجہ سے ان کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اور اگر چھوٹے سے چھوٹا عمل کیا ہوگا لیکن اللہ کے لئے کیا ہوگا تو یہی چھوٹا عمل جنت میں جانے کا ذریعہ بنے گا جیسے ایک فاحشہ عورت نے خارش کی کتے کو پانی پلایا تو اللہ نے اس عورت کو جنت دی حالانکہ یہ چھوٹا عمل ہے لیکن اللہ کے لئے کیا تھا تو یہی عمل اس کو جنت میں جانے کا ذریعہ بنا۔ اور ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اس عورت کو جنت میں دیکھا تھا۔